

ہمارے خداوند کی عظیم و بے نظیر بزرگی

نمبر 3382

ایک خطبہ

جو جمعرات، 27 نومبر 1913 کو شائع ہوا

جسے سی۔ ایچ۔ اسپرجن نے

میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں

خداوند کے دن کی شام، 2 دسمبر 1866 کو سنایا

"اب وہ زمین کے کناروں تک بزرگ ہوگا۔"

میکہ 4:5

اس میں کچھ شک نہیں کہ نبی نے یہاں مسیح—ہمارے خداوند یسوع مسیح—کی بابت فرمایا۔ ہمیں اس مضمون پر کوئی بحث کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ ہم اس کو یقیناً ایسے ہی مانتے ہیں کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے: "اب خداوند یسوع زمین کے کناروں تک بزرگ ہوگا۔" اس کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع مسیح اپنی اصل یا فطرت میں اس سے زیادہ بزرگ ہوگا جتنا وہ ہمیشہ سے ہے۔ کیونکہ خدا کے بیٹے کی حیثیت سے وہ جلال میں لامحدود ہے اور اس سے بڑھ نہیں سکتا۔

بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہونے کے باعث اس کا جلال کائنات کو بھر دیتا ہے۔ اس کے حضور سب ذی عقل ارواح جو خدا کے تابع ہیں لگاتار اپنی تعظیم پیش کرتی ہیں۔ وہ اتنا بزرگ ہے کہ جب ہم اس کی طرف نظر اٹھاتے ہیں تو ہم اس میں اپنے بھائی کی مانند خوش ہوتے ہیں، اور پھر بھی اس کے حضور جھک جاتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ ہمارا خدا ہے۔ پس "یسوع مسیح اپنی ذات کے اعتبار سے اس سے زیادہ بزرگ نہ ہوگا جتنا وہ اب ہے۔ وہ ہے "سب پر خدا، ابد تک مبارک۔"

یہاں جس بزرگی کا ذکر ہے، وہ ذات کی بزرگی نہیں بلکہ ظہور اور مکاشفہ کی بزرگی ہے۔ مسیح انسانوں کی عقلوں، دلوں اور فہم میں بزرگ ہوگا، جیسا کہ وہ اپنی ذات میں ہمیشہ بزرگ ہے۔ جب ہم عبارت میں پڑھتے ہیں، "اب وہ زمین کے کناروں تک بزرگ ہوگا،" تو ہمیں یاد آنا چاہیے کہ وہ پہلے ہی آسمان میں بزرگ ہے۔ اگرچہ انسان اسے رد کرتا ہے—اور یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ دنیا کی بے شمار خلقت نے اس کا نام تک نہ سنا ہے، اور بہتوں نے سنا بھی ہے تو اسے گالی دینے کے لئے—تو بھی ایک ایسی جگہ ہے جہاں اس کا نام بزرگ ہے۔

ہر سنہری گلی میں وہ نام یاد کیا جاتا ہے۔ آسمان کے ہر پاک ستار کے تار اسی کی حمد کے نغموں کے لئے کس دیے گئے ہیں۔ کوئی ایسا نغمہ نہیں جو "فرشتوں کے جمیع غول گاتے ہیں" مگر وہ اس کی تمجید اور تعظیم کے لئے ہے۔ وہ اس کی خدمت بجا لانے میں مسرت پاتے ہیں۔ جب کفر کی کثرت ہو اور بہتوں کی محبت سرد پڑ جائے تو ہم اس خیال سے تسلی پا سکتے ہیں کہ کم از کم ایک حرم ایسا ہے جہاں وہ ہمیشہ پرستش کیا جاتا ہے—ایک ایسی خوش نصیب اور بہتر سرزمین جہاں اس کے نام کی بے حرمتی کبھی نہ ہوتی—جہاں ہر مخلوق اسے محبت، عبادت اور تعظیم کرتی ہے۔

اور یہ بھی میٹھا ہے یاد کرنا کہ اگرچہ یسوع مسیح ابھی زمین کے کناروں تک بزرگ نہیں ہوا، تو بھی وہ اپنی امت کی کثرت کے دلوں میں نہایت بزرگ ہے۔ جب ہم آج شام یہاں جمع ہیں، اگرچہ ہم ایک نسبتاً چھوٹا غول ہیں، تو بھی ہم مصلوب کی پرستش کرنے والے اکیلے نہیں۔ اسی گھڑی اس جزیرہ میں ہزاروں مخلص دلوں سے مقدس نغمہ اٹھ رہا ہے۔ براعظم کے پار ایسے ہیں جنہوں نے بعل کے حضور اپنے گھٹتے نہیں ٹیکے، بلکہ فرشتوں اور مقرب فرشتوں کے ساتھ مل کر یسوع کی حمد کے گیت گاتے ہیں۔ اور سمندر کے پار بھی، ہمارے اپنے ہم وطن اسی کی محبت رکھتے ہیں جیسی ہم رکھتے ہیں۔ نہیں، بلکہ دنیا میں کہاں ایسا مقام ہے جہاں یسوع کا نام اب جانا نہ گیا ہو؟ جس طرح وسیع سمندر ہماری تجارت کے جہازوں سے سفید ہو گیا ہے، ویسے ہی یہ تیز رفتار جہاز خدا کے خادموں کو لیے پھرتے ہیں۔

بیابان اس کے نغموں سے گونج اٹھا ہے، اور جری مبشر ایسے دلدلوں اور بیابانوں میں داخل ہوئے ہیں جنہیں ناقابلِ عبور سمجھا جاتا تھا، جہاں کبھی انسانی قدم نہ پہنچے تھے—اور یسوع مسیح کا نام وہاں بھی مشہور ہوا—کم از کم ایک گواہی کے طور پر ان لوگوں کے خلاف، خواہ وہ قوم اسے قبول نہ کرے۔

روشنی تھوڑی ہے، پر ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ کچھ روشنی ہے! کم ہیں وہ جو تنگ راہ پاتے ہیں، پر پھر بھی ایک اچھا سا قافلہ ہے جو آگے بڑھتے ہوئے یسوع کا گیت گاتا ہے—وہی جو راہ ہے، حق ہے اور حیات ہے۔ "ساری دنیا شیریں میں پڑی ہوئی ہے، لیکن بیابان کے بیچ ایک نخلستان کی مانند ہم مسیحی کلیسیا کو دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے سڑاند میں تھوڑا سا نمک چھڑکا گیا ہو، جیسے گہری تاریکی میں کہیں کہیں چراغ لٹکا ہو، ویسے ہی خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہے اور ان کے دلوں میں یسوع مسیح بزرگ ہے—اور وقت اور ابدیت میں بزرگ ہوتا رہے گا۔"

پر یہ عبارت یہ بھی معنی رکھتی ہے کہ ساری دنیا میں—شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں—یسوع مسیح ابھی بزرگ ہوگا، اور ہم آج رات اسی کی بابت بات کریں گے۔ اول، یہ دکھا کر کہ وہ بزرگ ہونے کے لائق ہے۔ پھر یاد دلا کر کہ خدا نے مقرر کیا ہے کہ وہ بزرگ ہوگا۔ پھر، اے میرے بھائیو، تم سے پوچھ کر کہ کیا تم بھی اس مقررہ فرمان سے متفق نہیں ہو، اور کیا اب اس کی قوت سے اسے بزرگ کرنے کے لئے اٹھو گے۔ اور آخر میں میں یہ پوچھ کر ختم کروں گا کہ کیا یہاں کچھ ایسے بھی نہیں ہیں جن کے دل اب تک اس کی بادشاہی کے آگے نہ جھکے، کہ وہ آج ہی آئیں اور اس کی حکومت کو تسلیم کریں، تاکہ وہ بھی اس کی بزرگی کو زمین کے کناروں تک مانیں اور جتائیں۔

—پس اول درجہ میں، کیسا بھاری کام میں نے اپنے اوپر لیا ہے یہ ثابت کرنے میں کہ

۱

یسوع مسیح بزرگ کیے جانے کے لائق ہے :

اے میرے بھائیو اور بہنو! خداوند یسوع کی ذات کو بیان کرنے کے لئے ایک فرشتہ بھی درکار ہے، تو بھی ممکن ہے فرشتہ ناکام ہو، کیونکہ فرشتہ کبھی منجی کے خون سے دھویا نہ گیا، نہ کبھی یسوع جانشین کی قربانی سے غضب سے مخلصی پایا۔ میرے ہونٹ کیا ہیں؟ محض سرد اور بے جان مٹی۔ میرے الفاظ کیا ہیں؟ صرف ہوا۔ تو میں کیونکر بیان کروں خدا کے بیٹے کو، اُس ابدی کو، "جس نے اگرچہ وہ دولت مند تھا، تو بھی ہماری خاطر غریب ہو گیا، تاکہ ہم اُس کی غربت کے وسیلہ سے دولت مند ہوں؟"

کیا دنیا کسی فاتح کے نام سے گونجتی نہیں؟ کچھ ہی سال پہلے نپولین کا نام ہر جگہ لرزہ پیدا کرتا تھا اور انسان اُس ہلاکت کے فرزند سے کانپتے تھے، جو بنی آدم کا قہار تھا۔ آہ! اگر ایک فاتح کا نام ہمیشہ اپنی چمک اور جلال سے انسانوں کو مسحور کرتا ہے، تو میں اعلان کرتا ہوں کہ یسوع سب نپولیونیوں، الیگزینڈروں اور قیصروں سے بڑھ کر فاتح ہے، کیونکہ اُس نے اُس کو فتح کیا ہے جس نے اُن سب کو مغلوب کیا۔ وہ بادشاہ تھے، مگر گناہ کے غلام رہے۔ سکندر، مرنے سے پہلے ہی پیالے میں غرق ہوا، کیونکہ وہ مے نوشی کا اسیر تھا۔ لیکن مسیح نے گناہ سے لڑائی کی اور اُسے قید کر کے اپنے رتھ کے پہیوں کے پیچھے کھینچا۔

دیکھو! فاتح، جب موت کی ڈھانچاتی ہاتھ نے اُس کے سینہ پر ضرب لگائی، تو وہ بھی غلام کی مانند بے حس و حرکت گر پڑا۔ موت فاتحوں کا بھی فاتح ہے، اور عالی مرتبت خاک کو اُسی قبر میں ڈال دیتی ہے جہاں ذلیل و رسوا خاک پڑی ہے۔ لیکن میرا خداوند اور میرا آقا موت پر غالب آیا۔

جہنم کو اُس نے جہنم ہی میں پست کیا،
گناہ بنا، تو گناہ کو ڈھا دیا،
قبر کے آگے جھکا، مگر قبر کو مٹا دیا،
"مر کر موت کو ہلاک کر ڈالا۔"

میرے آقا نے شیطان کا آمنے سامنے کیا اور اُس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا۔ اُس نے گناہ کو پامال کیا، جیسے انسان حوض میں انگور روندتے ہیں۔ اُس نے موت کو، جو سب کا آقا ہے، مغلوب کیا، قبر کو پھاڑا، پتھر کو لڑھکا دیا، اور بنی آدم کے مدفون فرزندوں کے لئے قیامت کا اعلان کیا۔ یہ فاتح ہے، اور بے شک یہ لائق ہے کہ بزرگ ٹھہرایا جائے۔

کچھ لوگ جو فاتح کی تعریف نہیں کرتے، وہ منجی کی ستائش کرتے ہیں۔ میں نے میلان کے قوس فتح پر دیکھا کہ اٹلی کو غلامی سے آزاد کرنے والوں کے لئے تحسین لکھی تھی—وِکٹر ایمینول اور لوئی نپولین کے کارنامے درج تھے، اور اُس قوس کے اوپر جیت کے گھوڑے آزادی کی یادگار کے طور پر سجے تھے۔ جیسے مقدونیہ جب آزاد ہوئی تو یونانی کھیلوں میں جمع ہوئے اور اپنے منجی کو "سوتر" یعنی "نجات دہندہ" کہا، اور خوشی سے ایسا شور کیا کہ کہا گیا پرندے بھی حیران ہو کر مر گئے۔ اگرچہ یہ مبالغہ ہے، پر ایک قوم کی خوشی کو سمجھنا مشکل نہیں جب اُسے منجی ملے۔

پر کون سی آواز برابر ہو سکتی ہے خدا کے بیٹے کی حمد کے؟ جو بیڑیاں اُس نے توڑیں وہ تمہاری روحوں کی بیڑیاں تھیں۔ جو قید خانے اُس نے کھولے وہ ابدی آگ کے قید خانے تھے۔ جو نجات وہ لایا وہ محض اِس زندگی کی نہیں، بلکہ آنے والی حیات کی بھی ہے۔ یسوع کی نجات خدا کی ازلیت کی مانند ابدی ہے۔

اُس کا نام پھیلاؤ! اے موسیقی کی بیٹیو، اپنے میٹھے سُر اُس کو پیش کرو۔ دیکھو! وہ فاتح آتا ہے۔ اب ہر دل پاک خوشی کی گھنٹیاں بجا دے اُس کے تمام کارناموں کے لئے۔ وہ دونوں حیثیتوں سے بزرگ ہونے کے لائق ہے—فاتح اور نجات دہندہ۔

ان پُر امن زمانوں میں لوگ اُنہیں بڑا جانتے ہیں جو علم میں بڑے ہوں۔ جو جہالت کی کھال چیر کر معرفت کے مغز تک پہنچے، اُسے بڑا کہا جاتا ہے۔ ہم ایک بڑے ارضیات دان، ایک بڑے ریاضی دان یا ایک بڑے فلکیات دان کی بات کرتے ہیں۔ مگر میرے خداوند کی بابت کیا کہوں؟ اُس میں "دانائی اور معرفت کے سب خزانے" پوشیدہ ہیں۔ اُسے جاننا ہی زندگی ہے، اور اُس کی معرفت کے وسیلہ سے اُس کا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا۔ اگر تم مسیح کو پا لو تو حکمت پا لی۔ اُس کا نام ہی "حکمت" ہے۔ سلیمان حکیم نے اُسے ایسا ہی کہا۔ وہ حکمت ہے جس میں ذرا سا بھی جہل نہیں، معرفت ہے جس میں ذرا سا بھی خطا نہیں۔ آہ! پس اُسے بزرگ کیا جائے۔

بڑے مکتشفین بھی عزت پاتے ہیں۔ ملکہ کی طرف سے اُن کو لقب دینا بجا تھا جنہوں نے سمندر کی گہرائیوں کو ایک شاہراہ بنا دیا اور دو ملکوں کو جوڑ دیا۔ یہ اچھی بات تھی۔ لیکن مسیح نے کیا کیا؟ اُس نے صرف انگلینڈ اور امریکہ کو نہیں باندھا بلکہ آسمان اور زمین کو ملا دیا۔ اُس نے گناہگار اور خدا کے بیچ ایک رشتہ قائم کیا۔ اب ہم اُس کے وسیلہ سے خدا سے بات کر سکتے ہیں، اور خدا ہمارے دکھوں کے نالہ و فریاد کا جواب دیتا ہے۔ اُس نے وہ دراڑ پاٹ دی جو کوئی عقل انسانی سوچ بھی نہ سکتی۔ جہنم جتنا آسمان سے دور ہے، انسان بھی خدا سے اتنا ہی دور تھا، مگر مسیح نے وہ پل باندھ دیا۔ ہمارے گناہوں کے پہاڑ ہزاروں الپس پہاڑوں سے بڑھ کر ہمارے اور خدا کے بیچ حائل تھے، مگر صلیب نے ان پہاڑوں کو چیر کر ایک راہ بنا دی۔ اب مسیح حقیقی طور پر بزرگ ہے اگر وہ اپنے لائق اجر پائے۔

لوگ اُن کو بھی بڑا جانتے ہیں جو سخاوت میں بڑے ہوں۔ وہ عورت بڑی ہے جو اپنے شباب کو انسان کی خدمت میں ہسپتال میں کھپا دے۔ وہ مرد بڑا ہے جو اپنی دولت غریبوں کے لئے گھر بنانے میں لگائے۔ وہ بڑا ہے جو ایک قوم کو جیت کر آزاد کر دے۔ لیکن میرے خداوند یسوع سب سے بڑھ کر ہے، جیسے سورج ستاروں سے بڑھ ہے۔ اُس نے فانی چیزیں نہ دیں—چاندی یا سونا—بلکہ اپنے آپ کو دیا، اپنا دل، اپنی جان، اپنی الوہیت۔ اُس نے ایسا جوہر بخشا کہ اگر آسمان اور زمین بیچ دیے جائیں تو دوسرا اُس جیسا نہ ملے۔ اُس نے اپنے آپ کو دیا کہ ہمیں گناہ سے چھڑا لے۔

کیا کہو ہسپتال میں آنے کی؟ اُس نے خود اس بڑے ہسپتال—دنیا کی کوڑھ خانہ—میں آ کر ہماری کمزوریاں اٹھائیں اور ہمارے مرض برداشت کیے، اور اُس کے مار کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے۔ اُس نے اپنے دشمنوں کی محبت میں یہ سب کیا، اُن کی محبت میں جو اُسے حقیر جانتے تھے اور صلیب پر کیلوں سے جکڑ دیا۔ یہ اُس کی بے مثال اور لاٹانی محبت تھی جس کے لئے مسیح زمین پر آیا۔ وہ بزرگ ہونے کے لائق ہے۔ اور اگر کوئی نہیں مانتا کہ مسیح یسوع بزرگ ہے، تو اس لئے کہ وہ اُسے جانتا نہیں۔

،اگر ساری قومیں اُس کی قدر جانتیں"
"یقیناً ساری دنیا اُس سے محبت رکھتی۔

کوئی سوانح عمری ایسی نہیں جو چار انجیل نویسوں کی دی ہوئی سوانح کی مانند ہو۔ کوئی قربانی کی کہانی ایسی نہیں جو اُس کا مقابلہ کر سکے۔ اے لوگو! تمہارے لئے وہ جیا! اے لوگو! تمہارے لئے وہ مرا

فرشتے اُس سے محبت رکھتے ہیں، حالانکہ اُس نے اُن کے لئے جان نہ دی۔ کیا پھر انسان خاموش رہے؟ کیا زمین اپنے منہ کو "بند رکھے اور اُس کی تمجید نہ کرے؟ یقیناً پتھر بھی بول اٹھیں گے اگر ہم نہ کہیں: "اب وہ زمین کے کناروں تک بزرگ ہوگا۔

اب یہاں تک ایک ایسا مضمون بیان ہوا جو ہماری قدرت سے بالاتر ہے۔ اور اب، دوسرے درجہ میں، یہ عبارت ایک اور پہلو سے دیکھی جا سکتی ہے:

II

یہ خدا کی طرف سے ایک جلالی ارادہ اور ابدی فرمان ہے:-

مسیح زمین کے کناروں تک بزرگ کیا جائے گا۔ بتوں کے دیوتا ہیں جنہیں بنی آدم کی اکثریت پرستش کرتی ہے، مگر وہ بت و نیست و نابود کرے گا۔ جھوٹے نبیوں کے پیروکار زمین پر مسیح کے پیروکاروں سے زیادہ ہیں۔ محمدی مسیحیوں سے زیادہ ہیں۔ لیکن محمد کا ہلال ماند پڑے گا۔ پاپائیت اب بھی لاکھوں کروڑوں کے دلوں پر قابض ہے، مگر چکی کے اُس پاٹ کی مانند جو دریا میں پھینکا جائے اور پھر کبھی نہ ابھرے، ویسے ہی رومی دجال کو بھی ہمیشہ کے لئے فنا ہونا ہے۔

جو کچھ مسیح کی جگہ کھڑا ہے وہ ٹوٹ کر ہزار ٹکڑوں میں بکھر جائے، کیونکہ اُسے بادشاہی کرنی ہے جب تک کہ اپنے سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ ڈال دے۔ اے بھائیو! زمانہ کی نشانیاں بھی اور خدا کا کلام بھی ہمیں اس تسلی بخش یقین کی طرف لے جاتے ہیں کہ بنی آدم کی عقل پر ایک وسیع روشنی چھانی ہے۔

ممکن ہے، ہاں یقیناً ممکن ہے کہ خداوند جلد آنے کو ہے، مگر مجھے یہ بالکل ممکنہ نہیں دکھائی دیتا۔ ہمیں اُس کے آنے کی توقع رکھتے ہوئے جینا ہے، جیسے وہ خادم جو جانتے ہیں کہ آقا کے آنے پر انہیں حساب دینا ہوگا۔ یہ تعلیم کا عملی اثر ہماری زندگی پر ہے۔ لیکن بہت سی پیشین گوئیاں ابھی پوری ہونا باقی ہیں جو یہی ظاہر کرتی ہیں کہ وہ ابھی آنے والا نہیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ بنی آدم پر تدریجی روشنی نازل ہوگی۔ اگرچہ ابھی میں اُس کا بہت تھوڑا نشان دیکھتا ہوں، مگر پھر بھی یہ ہونا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک بزرگ ہو۔ سخت دل اُس کی انجیل کی منادی کے سامنے پگھل جائیں گے۔ شاید یکدم پگھل جائیں۔ شاید ایک دن میں ایک قوم پیدا ہو جائے۔ وہ منادی جو اب دس کو جیتتی ہے، خدا چاہے تو وہ سینکڑوں کو جیتے—نہیں، بلکہ ہزاروں اور لاکھوں کو جیت لے۔

میں نے کبھی کوئی وجہ نہ دیکھی کہ اگر خدا ایک خطبہ کے نیچے آدھے درجن کو برکت دے سکتا ہے تو وہ ساری جماعت کو کیوں نہ برکت دے؟ کوئی وجہ نہیں کہ اگر وہ یہاں کلام کی منادی کو برکت دیتا ہے تو وہ ہر جگہ کیوں نہ برکت دے۔ بلکہ میں بے شمار وجوہ دیکھتا ہوں کہ وہ ضرور دے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ دے گا—یہاں تک کہ پنتکست کا دن پیچھے رہ جائے گا، اور ہم اُس بابرکت دن کو محض ایک چھوٹا سا آغاز سمجھیں گے جو بہت بڑے نتیجہ کی طرف لے گیا۔ پنتکست تو فقط نوبر کا عید تھا۔ وہ فصل نہ تھی۔ نوبر تو محض ایک گٹھا تھا، اور یقیناً فصل اُس سے کہیں زیادہ ہونی ہے۔ پس اُو ہم اُس سے بہت بڑے بڑے کاموں کی توقع رکھیں جن کا پنتکست کو بھی علم نہ تھا۔

ہمیں تعجب نہ ہوگا اگر یہ خبر ہمیں ملے، اس سے پہلے کہ ہمارے یہ سر وادی کے نرم ڈھیلے مٹی میں سو جائیں، کہ جرمنی اور فرانس میں بیداری ہوئی ہے—کہ انجیل سارے اُپینائن پہاڑوں تک پھیل گئی ہے—کہ حق جو یسوع میں ہے اُٹلی کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہلا گیا ہے۔ کہ تُرکی صلیب کے آگے جھک گئی ہے۔ کہ فرات کی بغاوت سوکھ گئی ہے۔ کہ ہند کی خلقت وشنو اور شیو کو پھینک کر مسیح کے آگے جھک گئی ہے۔ کہ کنفیوشس چین کا حکیم نہ رہا بلکہ ناصرت کا مرد اُس عجیب قوم کے لاکھوں کا معلم بن گیا۔ کہ مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک قومیں مسیح کی طرف رُخ کر کے اُس کی معرفت چاہنے لگیں۔

ممکن ہے ہم ایک عظیم زمانہ کے دبائے پر جی رہے ہوں۔ "زمین پر دیو تھے" پچھلے دنوں میں، پھر دیو ہوں گے۔ اور انجیل جو اب تک آبستگی سے آگے بڑھتی رہی، وہ اپنی بڑی قوت لے کر نکلے گی، اور سورج کے رتھ کی مانند تیز، حق کی روشنی "ساری دنیا پر پرواز کرے گی۔ یہی خدا کا ارادہ اور فرمان ہے: "اب وہ زمین کے کناروں تک بزرگ ہوگا۔"

—اور اب، تیسرے درجہ میں، میں یہاں موجود مسیحیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں

III

چونکہ یہ خدا کا فرمان ہے، کیا یہ اکثر ہمارے دلوں کا اظہار بھی نہ رہا ہے؟ :

جب تو اور میں پہلی بار ایمان لائے تھے، کیا ہم نے نہ کہا تھا کہ ہم اُسے بزرگ کریں گے؟ اور ہم نے یہ کرنے کی کوشش بھی کی۔ ہم نے اپنے قریب ترین دوستوں سے بات شروع کی۔ چند رسائل لیے اور بانٹ دیے۔ ہم نے ایک چھوٹے سے مکان میں جا کر مسیح کا ذکر کرنے کی سعی کی، اور اُس وقت ہمارا عزم یہ تھا کہ جہاں تک ہماری قوت پہنچے گی، ہم مسیح کو زمین کے کناروں تک بزرگ کریں گے۔

آہ! ہم اُن ابتدائی دنوں سے بہت پیچھے گر گئے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے اپنی پہلی محبت کو قائم نہ رکھا، لیکن میری خواہش ہے کہ یہاں موجود ہر مسیحی اُس پہلا لمحہ یاد کرے جب اُس نے معافی پائی تھی اور کہے: "ہاں، مجھے بہت محبت کی گئی ہے، اور جب کہ مجھے بہت معاف کیا گیا، خدا کے نام پر، میں اُسے بہت محبت کروں گا۔ اور جہاں تک میری قدرت ہے، اُس کا نام بزرگ کروں گا۔"

اُس وقت کے بعد ہم نے کئی خوشی کے موسم پائے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اسی دعاگاہ میں کبھی ہم نے محسوس کیا کہ ہم ہمیشہ یہیں رہیں۔ ہمارے لئے یہ گویا زمین پر ہی آسمان کی مانند تھا۔ اور تب ہم نے کہا: "اے! میں اُسے کیا نہ دوں گا؟ میں اپنے مال کو مقدس کروں گا۔ اپنی زبان، اپنے دل، اپنے ہاتھ سب اُس کے لئے استعمال کروں گا—میں اُس کے لئے کچھ بھی کروں گا—اُس نے مجھ سے ایسی محبت کی کہ میں خاموش نہ رہ سکا۔ میں اپنے بچوں اور اپنے سارے گھرانے کو بتاؤں گا کہ وہ کس قدر "قیمتی نجات دہندہ ہے۔"

اے! کاش ہم اس مقام پر آ پہنچتے اور یہ صرف کبھی کبھی کہتے ہی نہ رہتے بلکہ یہ ہماری شب و روز کی دعا اور دلوں کا واحد تسلی بخشہ ہوتا۔ اے پیارو! ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جو خدا کے حضور، جو دلوں کا جانچنے والا ہے، یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ایک ہی آرزو ہے کہ یسوع مسیح کو بزرگ کریں۔

میں نے کبھی کبھی اس منبر سے ایک دعا مانگی ہے جس نے بعض کو تعجب میں ڈالا، جب میں نے عرض کیا کہ اگر میرا کچلا جانا مسیح کو ایک انچ بلند کرے تو وہ کام فوراً ہو۔ ہاں، خدا کا شکر ہے کہ یہ میرا روز کا جذبہ ہے، کہ اگر یہ اُس کی زیادہ عزت ہے کہ مجھے جہاں چاہے ڈال دے، بشرطیکہ مجھے صرف یہ سعادت ملے کہ میں اُسے محبت کروں اور وہ مجھے محبت کرے، تو یہ بات ہو اور ساری تمجید اُسی کو ہو۔

جب مسٹر ٹیننٹ خدا سے بڑی مدد پا کر منادی کر رہے تھے، ایک اتوار یہ واقعہ ہوا کہ ایک وعظ جو اُنہوں نے نہایت اہتمام سے تیار کیا تھا ناگہاں اُن کے ذہن سے نکل گیا، اور وعظ کرنے کے بجائے وہ خاموش ہونے پر مجبور ہوئے۔ یہ اُن کے لئے نہایت ذلت انگیز بات تھی، مگر یہ ایک سامع کی توبہ کا ذریعہ ہوا، جس نے کہا: ”پس مجھے یہ سمجھنا چاہیے کہ جب مسٹر ٹیننٹ کبھی بڑی قدرت سے وعظ کرتے ہیں لیکن اس موقع پر وعظ نہ کر سکے، تو وہ پہلے خدا کی مدد سے ہی کرتے تھے۔ سو یہ خدا ہی ہے جس نے مجھ سے کلام کیا،“ اور یہ خیال اُس کے دل میں چبھ گیا۔ اے! یہ کیسی بھلی بات ہے کہ ہم رسوا ہوں، اور کیسی مبارک بات ہے کہ ہم ٹھٹھوں اور طعنوں اور ضرب المثل بنیں—اگر فقط مسیح اُس کے سبب بلند ہو۔

جب سر والٹر رالی نے اپنا چغہ بچھا کر ملکہ الزبتھ کے لئے کیچڑ ڈھانپا، تو مجھے ڈر ہے کہ یہ محض ایک درباری چال تھی، لیکن مسیحیوں کا اپنی شہرتیں اور حتیٰ کہ اپنی جانیں کھو دینے پر آمادہ ہونا تاکہ مسیح جلال پائے—یہی وہ واحد حقیقی مسیحی طریقہ زیست ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم کبھی اپنے نفس کو بچانے یا نوازنے کے خیال میں پڑیں۔

گزشتہ جمعہ میں نے ایک بھلے مسیحی بھائی کو دیکھا، جسے خدا نے بڑی برکت دی ہے، لیکن جب وہ لندن کے ایک نہایت بڑے حصے میں کام کرتا تھا، وہ مسلسل مکروہ تہمتوں کا نشانہ بنایا جاتا۔ میں نے اُس سے کہا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک ایسی چیز ہے جو کسی میشر کے لئے موزوں نہیں۔“ اُس نے کہا: ”وہ کیا؟“ میں نے کہا: ”تمہارے پاس اچھی شہرت ہے، اور تمہیں مسیح کے لئے اسے کھونا ہوگا۔ یعنی، پاک زندگی گزارو اور پھر آدمیوں کو کہنے دو کہ تم شیطان ہو اگر وہ چاہیں، اُنہیں ہر گناہ تمہارے سر منڈھنے دو، مگر پرواہ نہ کرو، اپنے لئے نہ بولو نہ لڑو، بلکہ اپنے مالک کے لئے بولو اور لڑو۔ اُس کے لئے مجاہدہ کرو اور یہ اپنی عزت اور جلال جانو کہ تم ٹھٹھے کا نشانہ اور بے عزت اور سب چیزوں کی میل بن جاؤ—اگر فقط یہوواہ یسوع تاج پہنے اور تم فقط ایک جان کو مسیح کے لئے ہمیشہ کے لئے جیت لو۔“

پس میرا خیال ہے کہ اس بات پر ہم سب متفق ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے، خدا کی مدد سے، کہ ہم اس پر قائم رہیں اور جو کچھ کر سکتے ہیں کریں تاکہ یسوع مسیح زمین کے کناروں تک بزرگ کیا جائے۔

—اور اب ہم صرف دو تین منٹ صرف کر سکتے ہیں یہ پوچھنے کے لئے

IV

کیا یہاں آج رات کچھ ایسے نہیں جن میں یسوع مسیح بزرگ کیا جا سکتا ہے؟ :

اب اے نیک لوگو! جو کبھی کوئی گناہ نہ کر بیٹھے ہو اور اپنی راستبازی پر اتراتے ہو—میں تم سے نہ کہتا ہوں کہ مسیح کو جلال دو، کیونکہ تم نہیں دے سکتے۔ اگر میں کسی طبیب کی مدح کرنا چاہوں اور کہوں: ”دیکھو، یہ سب بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔ کیا تم اُو گے اور اُس کا نام بلند کرو گے؟“ تو میں جانتا ہوں کہ جو بیمار نہ ہو وہ اُس کی مدح نہ کر سکتا۔ مگر وہی شخص جو سب سے زیادہ بیمار ہے، اگر شفا پائے، تو وہی اُس طبیب کو سب سے بڑا نام بخشتا ہے۔

پس جب مسیح کے نام کو بلند کرنا مقصود ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اُس کی منادی کریں تاکہ وہ سرفراز ہو، تو اے گناہ کے بار سے دبے ہوئے! تم ہی وہ ہو جو ہماری مدد کر سکتے ہو۔ فرض کرو کہ یسوع مسیح کسی شرابی کو لے، اُس کے دہان کو پاک کرے، اُسے ہوشیار اور مسیحی بنا دے—کیا یہ اُس کے نام کو نہ بڑھائے گا؟ اور اے! اگر یہاں کوئی بدکار عورت ہو اور مسیح اُسے پاکیزہ اور عزت دار بنائے—کیا یہ اُس کو جلال نہ بخشے گا؟ اور اگر کوئی سیاہ دل مجرم یہاں آ نکلا ہو جس نے اپنے دل میں کہا ہو کہ اُس کی نجات کی کوئی امید نہیں—اگر وہ ایمان لا کر یسوع میں معافی اور سلامتی پائے، بلکہ بعد میں اُس کی خوشخبری کا منادی بھی بنے—تو کیا یہ مسیح کے نام کو نہ عظیم کرے گا؟

جان نیوٹن ایک وقت بدترین بدکار تھا، اور اے! کیسا عجیب تھا جب لندن نے دیکھا کہ وہی افریقی کافر چرچ آف سینٹ میری کے منبر پر کھڑا ہو کر اُس مسیح اور اُس صلیب کی منادی کرتا ہے جس پر وہ کبھی ہنسی اُڑاتا تھا! اے! کاش خدا پھر لندن کو تعجب

میں ڈالے کہ بدترین کو اٹھا کر بجائے اور اپنی خوشخبری کا منادی بنا دے۔ وہ بار بار ایسا کر چکا ہے۔ کیا تم چاہتے اور آرزو کرتے ہو کہ وہ پھر ایسا کرے؟ تو اُس کو پکارو، اور وہ کرے گا۔

شاید یہاں کوئی ہے جو برگشتہ ہے۔ اے برگشتہ! اگر تُو واپس آئے تو تُو مسیح کے نام کو عظیم بنا سکتا ہے! مسٹر وٹفلڈ کے بھائی ایک وقت نہایت افسوسناک برگشتہ تھے۔ وہ مسیح کی راہ سے بہت دور نکل گئے تھے۔ آخر اُن کا دل چبھ گیا اور وہ ناامیدی میں گر پڑے۔ ایک دن جب وہ کاؤنٹیس آف ہنٹنگٹن کے ساتھ چائے پر بیٹھے تھے، انہوں نے کہا: ”میں مانتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتی ہیں وہ درست ہے اور میں خدا کی لامحدود رحمت اور نیکی پر ایمان رکھتا ہوں، لیکن میں اس کے اپنے اوپر لاگو ہونے پر ایمان نہیں کرتا، کیونکہ میں کھویا ہوا ہوں۔“

کاؤنٹیس نے پیالی رکھ دی اور کہا: ”جناب وٹفلڈ، مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی!“ وہ بولے: ”محترمہ، میں نے کبھی نہ سوچا تھا کہ آپ ایسی بولناک بات میں خوش ہوں گی۔“ اُس نے کہا: ”جناب وٹفلڈ، مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کھوئے ہوئے ہیں، کیونکہ لکھا ہے کہ یسوع مسیح آیا تاکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور نجات دے۔“ اُن کی آنکھیں چمک اٹھیں اور بولے: ”میں خدا کا شکر کرتا ہوں اُس آیت کے لئے اور اُس قدرت کے لئے جس کے ساتھ یہ میرے دل میں داخل ہوئی۔“ وہ اُسی رات وفات پا گئے، مگر خدا نے اُس وقت انہیں اپنی ریوڑ میں جمع کیا۔ اے! تم میں سے بہت سے جو کھوئے ہوئے ہو کیوں نہ یسوع پر ایمان لا کر اُس کے نام کو جلال دو، کیونکہ وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا؟

اینڈریو فلر ایک بار اسکاٹ لینڈ میں وعظ کر رہے تھے۔ وہاں ایک بدکار عورت تھی جس کی زندگی ہر طرح کی ناپاکی میں گزری تھی۔ اُس نے دیکھا کہ چرچ بھرا ہوا ہے اور لوگ باہر کھڑے ہیں۔ اُس نے پوچھا کیا ہو رہا ہے؟ جواب ملا کہ ایک انگریز منادی کر رہا ہے۔ اُس نے سننے کی خواہش کی اور ہجوم کو چیر کر اندر گھسی، جیسے آج تم میں سے بعض نے کیا ہوگا۔ تبھی ”مسٹر فلر نے یہ مبارک کلمہ کہا: ”مجھ پر نگاہ کرو اور نجات پاؤ، اے زمین کے سب کناروں

اُس عورت نے کہا: ”اے! کیا زمین کے سب کناروں کے لئے دعوت ہے؟ یقیناً میں بھی زمین کے کناروں میں سے ایک ہوں!“ اُس نے نگاہ کی جیسا کہ حکم تھا اور مسیح نے اُس اسکاٹس بستی میں عظیم نام پایا کیونکہ وہ نہایت عجیب طور پر بچ گئی۔ اے! کاش وہ تم میں سے بھی جو زمین کے کناروں پر ہیں، بزرگ ہو۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اگر مسیح تم میں سے چند کے لئے ہی بزرگ ہو جائے تو میں اپنی آنکھیں بھی دے دوں۔

شیطان تم پر بڑا ہو چکا ہے۔ اُس نے تمہارے دہان میں لگام ڈالی ہے۔ وہ تمہیں جہنم تک لے جائے گا! کیا تم کبھی اُس کے خلاف نہ اٹھو گے؟ اے کاش مسیح آ کر تمہاری لگام پکڑے اور کہے: ”اب تو آگے نہ جائے گا،“ اور تمہیں نئی راہ پر ڈالے اور اپنی قوت کے دن میں تمہیں مائل کرے۔

آخر میں، شاید یہاں کوئی ہے جو منکر رہا ہے۔ اگر ہے، تو میری دعا ہے کہ وہ بھی آ کر مسیح کے نام کو عظیم کرے۔ میں نے سنا کہ مسٹر جان کک آف میڈن ہیڈ ایک بار اُس وقت کسی کی توبہ کا سبب بنے جب وہ ناقابلِ معافی گناہ پر منادی کر رہے تھے۔ اُس شہر میں ایک جوان تھا جو ”ہیل فائر کلب“ نامی بدنام انجمن کا رکن تھا۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ ہر رکن نئے قسم کے کفر ایجاد کرے ورنہ جرمِمانہ دے۔ وہ مسٹر کک کا وعظ سننے آیا تاکہ کوئی نیا مذہبی لفظ اٹھائے اور اُسے کفر میں بدل کر اپنے رفیقوں کو خوش کرے۔

موضوع ناقابلِ معافی گناہ تھا، اور مسٹر کک نے بتایا کہ وہ گناہ کیا نہیں ہے اور کس نے اُسے نہیں کیا۔ وہ شخص سنتے سنتے جان گیا کہ وہ اُن میں سے ہے جس نے وہ گناہ نہیں کیا۔ وہ گھر گیا اور روتے ہوئے خدا کے حضور گر پڑا کہ وہ بہت دور نکل گیا تھا مگر اتنا نہیں کہ ناقابلِ معافی گناہ کر بیٹھتا۔ وہ مسیحی بن گیا اور خداوند یسوع کا خادم ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ اُس ”ہیل فائر کلب“ نے بھی محسوس کیا کہ یسوع مسیح کا نام بڑا ہے۔

میری خواہش ہے کہ تم میں سے کچھ جو عملی طور پر جہنم کے مرد اور عورتیں ہو، آسمان کے مرد اور عورتیں بن جاؤ۔ بلکہ آج ہی! اے! کیسا عجیب ہو کہ تم گھر جاؤ اور تمہاری بیوی دیکھے کہ تم گالیاں دینے کے بجائے کہہ رہے ہو: ”میرا خیال ہے ہمیں دعا کرنی چاہیے!“ وہ کس قدر حیران ہوگی! یہاں ایک نیک عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں دونوں آج شراکت میں قبول کئے جائیں گے۔ اور کتنا مبارک لمحہ تھا اُس کے لئے۔ اگرچہ وہ خود اُس وقت مسیح کو کچھ نہ جانتی تھی۔ جب ایک رات اُس کا شوہر بسترے پر جانے سے پہلے گھٹتے ٹیک کر دعا کرنے لگا! اُس نے کبھی ایسی بات نہ سنی تھی، مگر کچھ دنوں بعد اُس نے بھی دعا شروع کی۔

اے نیک عورت! جب خدا تیرے شوہر کو برکت دے، تو تُو بھی برکت حاصل کرنے کی کوشش کر۔ وہ زیادہ دیر الگ دعا نہ کر سکے، اور وہ پوچھنے لگی کہ یہ سب کیسے ہوا؟ اور یوں اُس نے جان لیا کہ خدا نے اُس کے شوہر سے ملاقات کی ہے۔ اے!

کاش وہ تم میں سے بھی کسی سے ملاقات کرے! اُس نے اپنی محبت میں بہت سے شیروں کو برّہ اور بہت سے کُؤوں کو فاختم بنا دیا ہے۔

—پس ہم سب یہ چھوٹی دعا مانگیں

اے قادر فضل! میرے دل کو مسخر کر
میں بھی فتح میں شریک ہوں
اپنے آقا کا قیدی بنوں
اور اُس کے کلام کی فتح گاؤں۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مکاشفہ ۱۲

آیت ۱۔ اور آسمان میں ایک بڑی عجیب نشانی ظاہر ہوئی کہ ایک عورت جو سورج سے ملبس تھی، اور چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا، اور اس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔
یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں وعدہ فرمایا گیا تھا کہ "عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلے گی۔" یوحنا نے یہ رؤیا آسمانی مقام میں دیکھی۔ اُس نے خدا کی کلیسیا کو دیکھا، تخت نشین، جلال سے آراستہ، سورج کے لباس میں ملبس، الہی نور کی تجلی سے گھری ہوئی، اور جو کچھ متغیر ہے اور بدلتا رہتا ہے وہ سب "چاند کی مانند اس کے پاؤں کے نیچے" تھا، اور "اس کے سر پر تاج" تھا جو اس کے خُداوند نے اُسے دیا تھا۔ بارہ انبیاء، بارہ انبیا، بارہ رسول، آسمان سے روشن کیے گئے جلالی چراغوں کا مکمل شمار۔

آیت ۲۔ اور وہ حاملہ ہو کر چلا رہی تھی اور دردِ زہ میں مبتلا تھی تاکہ بچہ جنے۔
یہ وہی بچہ ہے جو اس عورت سے پیدا ہونا ہے، وہی نسلِ عورت جو سانپ کے سر کو کچلے گی۔ اول مسیح، اور پھر وہ سب پہلوٹھے جن کا وہ عظیم نمائندہ ہے۔

آیت ۳۔ اور ایک اور عجیب نشانی آسمان میں ظاہر ہوئی، اور دیکھو ایک بڑا لال اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے، اور اس کے سروں پر سات تاج تھے۔ اور اس کی دُم نے آسمان کے تیسرے حصے کے ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے، اور وہ اژدہا اس عورت کے سامنے کھڑا تھا جو بچہ جنے کو تھی تاکہ جب وہ جن لے تو اس کے بچہ کو نگل جائے۔
یہ شرارت کی روح ہے جو آسمانی مقام میں نور اور نیکی اور فضل کی قوت کے ساتھ جنگ کرتی ہے۔ ایک نہایت پراسرار ہستی جسے بڑی قدرت اور بلند عقل عطا ہوئی، سات سر اور دس سینگ، اور انسانوں کی جماعتوں پر زبردست اثر کہ سات "سروں پر سات تاج تھے۔" اور اس کی دُم نے آسمان کے تیسرے حصے کے ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے۔
یہ غالباً مگر مچھ کی مانند شبیہ تھی، جو یوحنا کے خواب کی صورت بنی، کیونکہ اس کی دُم میں بڑی قوت ہے۔ اور بے شک ابلیس نے قدیم زمانہ میں آسمان کے کئی ستاروں کو کھینچ لیا۔ دوسرے فرشتے اس کے ساتھ گر پڑے۔ اور کلیسیا کے آسمان میں بھی وقت آتے ہیں جب خادم گر جاتے ہیں۔ وہ جو خدا کے لیے چراغ ہونے چاہیں، اندھیروں میں جا پڑتے ہیں اور بدعت کے معلّم بنتے ہیں۔ "اُس نے اُن کو زمین پر ڈال دیا۔" انہوں نے اپنی روشنی کھو دی اور اپنی زمینی اصل کو ظاہر کیا۔
اور وہ اژدہا عورت کے سامنے کھڑا تھا جو بچہ جنے کو تھی تاکہ جب وہ جن لے تو اس کے بچہ کو نگل جائے۔ "یاد کرو کس طرح اُس نے یسوع کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی، اور یہی حال ہے ہر اُس فرزند کا جو خدا کے لیے پیدا ہوتا ہے تاکہ اُس کی بادشاہی میں خدمت کرے۔ اژدہا کا اصل حملہ بچے پر ہے۔ شرارت کی اصل جنگ مسیح پر اور ہر اُس چیز پر ہے جو مسیحی ہے۔ اگر وہ انجیل کو ہلاک کر سکے تو اسے کلیسیا کی کچھ پروا نہیں ہوگی۔ عورت جاتی رہے، مگر اگر مرد بچہ مٹ جائے تو وہ جیت گیا۔

آیت ۵۔ اور اُس نے ایک لڑکا جنا جو سب قوموں پر لوہے کے عصا سے حکومت کرنے والا تھا، اور اس کا بچہ خدا اور اس کے تخت تک اُٹھا لیا گیا۔
یہ مسیح کی پیدائش اور اُس کے آسمان پر چلے جانے کی مختصر تاریخ ہے۔ وہ "خدا کے پاس اور اُس کے تخت پر اُٹھا لیا گیا۔" خدا اپنی ابدی سچائی کی حفاظت کرے گا۔ اگر زمین پر اُس کے لیے پناہ نہ ہو تو آسمان میں پناہ ہوگی۔

آیت ۶۔ اور عورت بیابان میں بھاگ گئی جہاں اُس کے لیے خدا کی طرف سے ایک جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ اُسے وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک کھلایا جائے۔
خدا کی کلیسیا مدتوں تک چھپی رہی۔ تواریخ میں اسے مشکل سے ہی ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ البیجینسی، والڈینسی، وکلفی، اور لولارڈز میں اُس کے چراغ روشن رہے، مگر ان کے نام تاریخ بمشکل لکھ پائی۔ عورت بیابان میں چھپی رہی، برسوں برس۔

آیات ۸-۷۔ اور آسمان میں لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتوں نے اژدہا سے لڑائی کی اور اژدہا اور اس کے فرشتوں نے لڑائی کی۔ اور وہ غالب نہ آئے اور اُن کا جگہ پھر آسمان میں نہ پایا گیا۔
یاد کرو کہ ہمارا خُداوند، جو حقیقی میکائیل ہے، وہی بڑا سردار فرشتہ، جب انجیل کی منادی کا آغاز ہوا تو اُس نے فرمایا، "میں نے شیطان کو آسمان سے بجلی کی مانند گرتے دیکھا۔" اُس کی قوت آسمانی مقام سے جاتی رہی۔ وہ وہاں سے نکال دیا گیا۔ اور آج بھی، انجیل کی منادی اور مسیح کی موت کے وسیلہ، وہ آسمانی اثرات سے نیچے گرایا جاتا ہے۔

آیت ۹۔ اور وہ بڑا اژدہا، وہی قدیم سانپ جس کا نام ابلیس اور شیطان ہے جو تمام دنیا کو گمراہ کرتا ہے، زمین پر ڈال دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ ڈال دیے گئے۔
یہ واقعہ قدیم زمانہ میں حقیقت کے طور پر ہوا۔ یہ آج بھی روحانی طور پر ہوتا ہے جب مسیح کو بلند کیا جاتا ہے اور اُس کی انجیل کو فتح ملتی ہے۔

آیت ۱۰۔ اور میں نے آسمان میں ایک بڑی آواز سنی جو کہتی تھی، اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اُس کے مسیح کا اختیار ہوا، کیونکہ ہمارے بھائیوں کا وہ ملزم جو ہمارے خدا کے حضور دن رات اُن پر الزام لگاتا تھا گرا دیا گیا۔
ہمیشہ یہی اُس کی عادت ہے! یہ شرارت کا سردار نیکی کا دکھاوا کرتا ہے اور خدا کے پاکوں پر الزام دھرنے کی جسارت کرتا ہے۔ مگر اب وہ عدالت میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی اونچی جگہ سے گرایا گیا ہے۔ وہ دن رات بھائیوں پر الزام لگاتا تھا، مگر اب اُسے نکال دیا گیا ہے۔

آیات ۱۲-۱۱۔ اور وہ اُس پر غالب آئے بڑے خون کے وسیلہ اور اپنی گواہی کے کلام کے وسیلہ اور اپنی جانوں کو موت تک عزیز نہ جانا۔ اس واسطے اے آسمانوں اور اُن کے بسنے والو! خوشی کرو۔ افسوس زمین اور سمندر کے باسیوں پر! کیونکہ ابلیس تمہارے پاس بڑے قہر کے ساتھ آتا ہے، یہ جان کر کہ اُس کے پاس تھوڑا ہی وقت ہے۔
اس واسطے اے آسمانوں اور اُن کے بسنے والو خوشی کرو۔ "سب روحانی ہستیوں کے دلوں میں، خواہ فرشتے ہوں یا آدمی، بڑی مسرت ہو کہ شیطان ان کے بیچ سے گرایا گیا۔ مگر جنگ ختم نہیں ہوئی۔ اُس کا میدان فقط آسمانی مقام سے زمینی مقام پر منتقل ہوا ہے۔" افسوس زمین اور سمندر کے باسیوں پر! کیونکہ ابلیس بڑے قہر کے ساتھ تمہارے پاس آتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ "اس کے پاس تھوڑا ہی وقت ہے۔"

ہم توقع رکھیں کہ جیسے جیسے اُس کی ہلاکت قریب آتی ہے وہ اور زیادہ غضبناک ہوگا۔ وہ اس بدکار کراہہ دار کی مانند ہے جو گھر کو بگاڑ دیتا ہے جس سے اُسے نکالا جانا ہے۔ مگر نکالا ضرور جائے گا اور خدا کے جلال کا اعلان ہوگا۔

آیت ۱۳۔ اور جب اژدہا نے دیکھا کہ وہ زمین پر ڈال دیا گیا ہے تو اُس نے اُس عورت کو ستایا جس نے لڑکا جنا تھا۔ اُس نے اپنی جگہ بدلی، مگر اپنی فطرت نہ بدلی۔ پس وہ بدستور خدا پر حملہ کرتا رہا۔

آیات ۱۵-۱۴۔ اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیے گئے تاکہ وہ بیابان میں اپنی جگہ اُڑ جائے جہاں وہ ایک زمانہ اور دو زمانے اور آدھے زمانہ تک سانپ کے منہ سے بچ کر پرورش پائے۔ اور سانپ نے اپنے منہ سے عورت کے پیچھے پانی کو نہر کی مانند بہا دیا تاکہ اُسے بہا کر لے جائے۔
تاریخ کو پڑھو اور دیکھو کہ مسیح کی انجیل کے خلاف کس شدت اور درندگی کے ساتھ ایذا رسانیاں کی گئیں، گویا سیلاب کے ریلے۔

آیت ۱۶۔ اور زمین نے عورت کی مدد کی، اور زمین نے اپنا منہ کھولا اور اُس سیلاب کو نگل لیا جو اژدہا نے اپنے منہ سے نکالا تھا۔

زمین کی مدد قلیل ہے، مگر خدا اُس کو بھی کارآمد بناتا ہے۔ دنیا کے بادشاہ اور حکمران اپنی مصلحتوں کے سبب کلیسیا کی کبھی کبھی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ لو تھر کے زمانے میں بھی ایسا ہوا۔ رومی دربار کے سیاسی اثر و رسوخ سے ڈر نے لو تھر اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت میں مدد دی تاکہ انجیل مٹ نہ جائے۔

زمین نے عورت کی مدد کی۔ "اور ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ سیاسی حوادث، جن سے ہم اکثر ڈرتے ہیں، اُسی جانب معاون ہوں گے۔ باربا ایسا ہوا کہ پادریوں کا تکبر بھی سیاسی اسباب سے رسوا ہوا۔ اگرچہ کلیسیا کا زمین سے کچھ لینا دینا نہیں، پھر بھی خدا کی مشیت میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین عورت کی مدد کرتی ہے۔"

آیت ۱۷۔ اور اژدہا عورت پر غصہ ہوا اور اُس کی باقی نسل سے لڑنے کو گیا جو خدا کے حکموں پر چلتے اور یسوع کی گواہی رکھتے ہیں۔

اور اژدہا عورت پر غصہ ہوا۔ "اگر کبھی تمہیں ایسی کلیسیا ملے جو شیطان کو پسند ہو تو وہ بے کار کلیسیا ہے۔ مگر اگر وہ سچی کلیسیا ہے۔ اگر وہ سچائی کو تھامتی اور پاکیزگی میں چلتی ہے۔ تو ضرور ایسا ہی ہوگا۔" اور اژدہا عورت پر غصہ ہوا "اور اُس کی باقی نسل سے لڑنے کو گیا۔"

وہ پہلے ہی بہت سوں کو ایذا رسانی کے سیلاب سے ہلاک کر چکا تھا، اور اب بھی وہ عورت کی باقی نسل کے ساتھ لڑائی کرتا
"ربا" جو خدا کے حکموں پر چلتے اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔

اس عبارت کی گہرائی میں جانے کی جسارت میں نے نہ کی، بلکہ سطح کو ہی چھوا ہے۔ خدا اس کے مطالعہ کو ہمارے لیے
برکت بخشے۔ آمین۔